میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اگست ۱۹۶۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ غانا کی وسیع اور خوبصورت عمارت

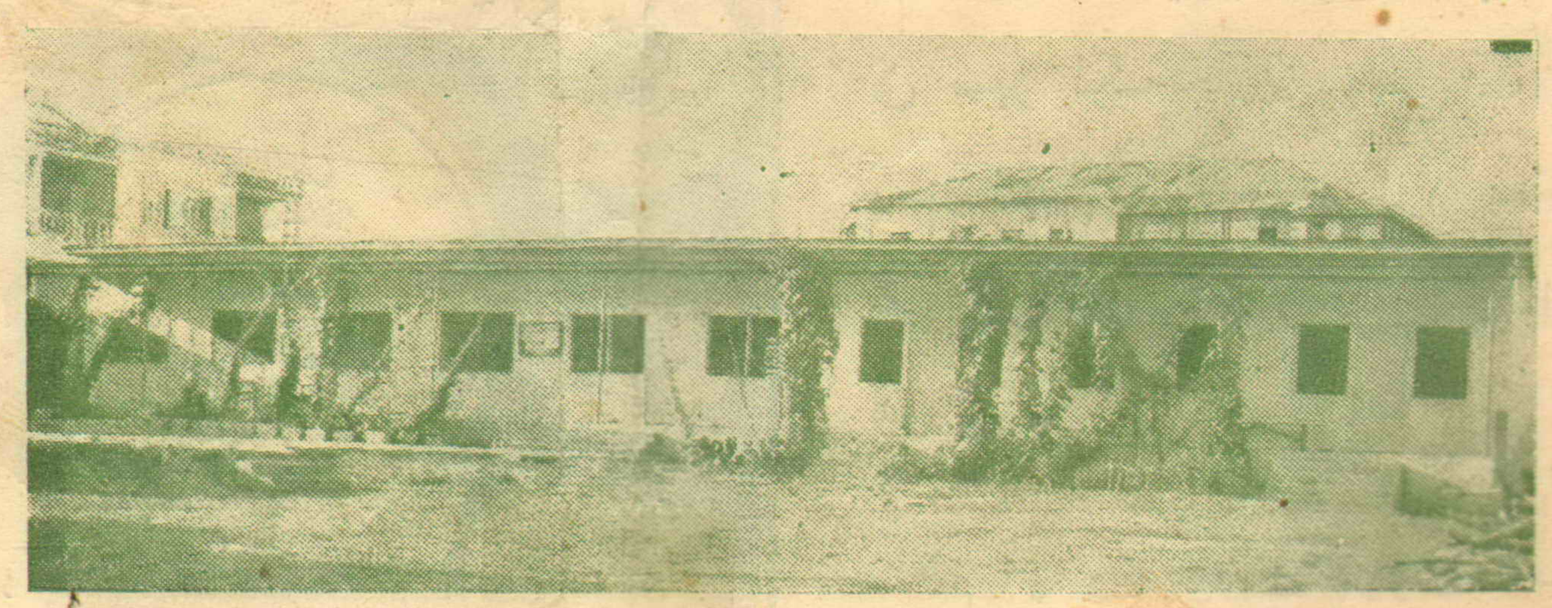

Ahmadiyya Missionary Training College,
Saltpond—Ghana.

ایڈیٹر
نسیم سیفی

ہماری گذارش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

*۔ خریدار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

*۔ چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی اگر اگلے سال کا چندہ ارسال فرما دیا کریں تو پرچہ باقاعدگی کے ساتھ آپ کے نام جاری رہے گا۔ ورنہ اگر کچھ عرصہ کیلئے پرچہ آپ کے نام آنا بند ہو گیا تو پچھلے پرچوں کا ملنا مشکل ہو گا اور آپ کا فائل نا مکمل رہے گا۔

*۔ حتی الامکان کوشش کریں کہ چندہ ہمیں براہ راست ارسال کیا جائے ویسے آپ مقامی سیکرٹری مال صاحب کو بھی چندہ ادا کر سکتے ہیں لیکن اس طرح ہمیں وقت پر اطلاع نہ ملنے سے اس بات کا امکان ہے کہ آپ کی طرف سے ادائیگی کے باوجود آپ کے پرچہ پر 'واجب الادا' کی مہر لگ جائے جسے آپ یقیناً پسند نہیں کرینگے۔ اور یہ بات غیر ضروری خط و کتابت کا باعث ہو گی۔

ہم آپ سے پورے پورے تعاون کی امید رکھتے ہیں۔

مینجنگ ایڈیٹر

ماہنامہ تحریک جدید ربو

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ
جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے
اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
نصف صدی سے آپ کی خدمت کر رہا ہے
حب الاطفراء رجسٹرڈ
قدیمی
اوّلین
شہرہ آفاق
مکمل کورس پندرہ روپے
دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے
زود جام
طاقت کی لاثانی دوا
پچاس روپے
ہمارا اصول
صاف ستھرے اجزاء
دیانت دارانہ دواسازی
عمدہ پیکنگ
غریبانہ قیمت
مخلصانہ مشورہ
اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے خدمت کرتے چلے آئے ہیں
حب مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
تین روپے
زینہ اولاد گولیاں
انعام خداوندی
۹/- روپے
حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
دو روپے
مقوی دانت منجن
دانتوں کی مضبوطی کے لئے
پچاس پیسے
پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کے
بہترین معالج
جہاں زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے
مقوی دماغ گولیاں
دماغی کام کرنے والوں کیلئے
دو روپے
شہزین
مرض اٹھرا کی پڑیاں
۳۲ خوراک - چھ روپے
تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کی ساتھی
تین روپے
حب بواسیر - دو روپے
قبض کشا گولیاں - ایک روپیہ
بچوں کی چونڈی - ایک روپیہ
حکیم نظام جان اینڈ سنز (چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
دس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر فہرست مفت طلب فرمائیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

اگست ۱۹۶۷ء

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

چندہ سالانہ:- دو روپیہ ۔ فی پرچہ:- بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیے

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ	۲
• اقتباس ـــــ ایک شعر	۴
• بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام	۵
• مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے	۱۱
• عہدنامہ جدید میں ایک اور تحریف	۱۵
• شذرات	۱۷
• نشیب و فراز (نظم)	۲۰
• اشتہارات	۲۱-۲۴

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۸

ظہور ۱۳۴۶ہش ؛ اگست ۱۹۶۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ

جس وقت ہمارا یہ پرچہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز "نصرت جہاں مسجد" کوپن ہیگن، ڈنمارک کا افتتاح فرما چکے ہوں گے اور یوروپ کے مشنوں کا دورہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہوگا۔ حضور کی روانگی از ربوہ سے چند روز قبل سے لے کر اب تک احمدیہ جماعت کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس دورۂ یوروپ کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے اور اسے دُور رس نتائج سے نوازتے ہوئے اہلِ یوروپ کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اُن کی بھلائی اور بہتری ——— جیسا کہ باقی ساری دنیا کی بھی ——— اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے در پر جھک جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھال لیں۔

حضور نے روانگی سے قبل فرمایا تھا:-

"میں درخواست کرتا ہوں آپ سب سے، بھائیوں سے بھی بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹوں سے بھی کہ ان ایام میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ اگر یہ سفر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا موجب بنتا ہو اور اسلام کی شوکت اس سے ظاہر ہونی ہو تبھی مجھے اس سفر پر جانے کی توفیق ملے۔ اور جب میں جاؤں تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ایسا سامان پیدا کر دے کہ وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کے

آئے تھے، جسے دُنیا اب بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے دُنیا پر ظاہر ہوئے وہ پیغام دُنیا کو پہنچایا، اِسی غرض سے آپؑ کی بعثت ہوئی، تو یہ پیغام صحیح طور پر اور ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اِس سفر کی غرض ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ر جون ۱۹۶۷ء)

اِسی طرح ربوہ سے روانگی سے ایک روز قبل حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور اس سے قبل حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے خلافت سے دلی وابستگی اور اطاعت کی اہمیت نیز اس کی عظیم الشان برکات کا اختصار سے ذکر کرنے کے بعد اِس امر پر روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کو منصبِ خلافت پر فائز کرتا ہے ایک طرف اس کے دل میں اپنے متبعین کے لئے ہمدردی وغمخواری کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیتا ہے جس کے تحت وہ ہر دم اُن کے لئے دردمندانہ دُعاؤں میں لگا رہتا ہے دوسری طرف بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کا شدید جذبہ اس کے دل کو ہمیشہ گداز رکھتا ہے۔ وہ بنی نوع انسان کی بے راہ روی اور غفلت کو دیکھ دیکھ کر اندر ہی گھُل رہا ہوتا ہے کہ نوعِ انسان کا کیا بنے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا کہ ہمدردیٔ نوعِ انسان کے اِس شدید جذبہ کے ماتحت ہی مَیں یورپ کا سفر اختیار کر رہا ہوں۔ میرا یہ جذبہ مجھے مجبور کر رہا ہے کہ مَیں یورپ کے لوگوں تک وہ بات پہنچاؤں جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو دی۔ اور دنیا کا ایک بڑا حصّہ ابھی تک اس سے غفلت اور لاپرواہی برت رہا ہے۔

جن مقاصد کے پیشِ نظر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفرِ یورپ کو اختیار کیا اور جس شدید جذبہ کے ماتحت حضور نے اسلام کا پیغام ان لوگوں تک پہنچایا یہ ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اپنی دعاؤں کو مسلسل جاری رکھیں ——— اُسوقت تک جاری رکھیں جب تک کہ یا تو یورپ اسلام قبول کر کے آنے والی تباہی سے بچ جائے اور دنیا کو بھی اس کی لپیٹ میں آنے سے بچا لے۔ یا پھر اگر اس کا بچنا مقدر نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی جلالی شان کا مظہر کوئی ایسا نشان دکھائے کہ مومنوں کے ایمان تازہ ہو جائیں اور وہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک چمکتے ہوئے نشان کی یادگار چھوڑ جائیں ✦

اقتباس

وقف زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں اور ہماری ہمیشہ سے یہ آرزو ہے کہ یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اِس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصّہ وقف کرے لیکن ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری اصول سیکھ لیوے جن سے اہلِ اسلام پر سے ہر ایک داغ دُور ہو سکتا ہے اور وہ تمام قوت اور شوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کر سکتا ہے۔ اِس خدمت کے برداشت کرنے کے لئے ایک پاک اور قوی رُوح کی ضرورت ہے۔ جس میں یہ ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کا مفید انسان ہوگا اور خدا کے نزدیک آسمان پر ایک عظیم الشان انسان قرار دیا جاوے گا۔"

(البدر جلد ۲۔ نمبر ۴۱-۴۲)

ایک شعر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر ایک ایسی حقیقت کا حامل ہے کہ اس پر جسقدر زیادہ غور کیا جائے اتنا ہی اس بات کے سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے کہ دنیا میں سچا مذہب کونسا ہے اور اسکی شناخت کا حقیقی اور فیصلہ کن طریق کیا ہے۔

اربعین ۱ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی رُوح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو۔"

زندہ مذہب سے وہ مذہب مراد ہے جو اپنے اندر برکات اور نشان رکھتا ہو۔ حضورؑ فرماتے ہیں "بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں ہیں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔"

عمر بھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دنیا کے مذاہب کو مقابلہ پر بلایا لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ نشان نمائی کا دعویٰ کر سکے۔ یہ پھل اب باغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے کھایا جا سکتا ہے اور یہ بات اسلام کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت ہے۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اُس کے نتائج

(تقریر مولانا نذیر احمد صاحب مبشّر۔ برموقع جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

امریکہ میں ایک اور اہم تبدیلی

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے اثر سے ایک اہم تبدیلی اہلِ امریکہ میں یہ ہوئی ہے کہ ان میں اسلامی علوم اور عربی زبان کا علم حاصل کرنیکی طرف توجہ ہوئی۔ پروفیسر حتّی کے قول کے مطابق انیسویں صدی کے آخری رُبع میں تمام امریکہ میں صرف ایک استاد تھا جس نے عربی زبان کا کورس لیا۔ اِس سے قبل جو لوگ عربی زبان کا کورس لیتے تھے وہ اِس غرض سے ہوتا تھا کہ اس سے انہیں عبرانی یا دیگر سامی زبانیں سیکھنے میں مدد ملتی تھی۔ بالفاظِ دیگر امریکہ کی بعض یونیورسٹیوں میں سامی زبانوں کے عالم تو ہوتے تھے مگر عربی زبان کے عالم نہیں ملتے تھے۔ اور اِسی وجہ سے ایک لمبے عرصے تک اسلامی کلچر اہلِ امریکہ کے لئے مدفون خزانے کی شکل میں رہا۔

گزشتہ جنگِ عظیم تک امریکہ کی صرف دس یونیورسٹیوں نے عربی زبان کو اپنے ہاں داخلِ نصاب کیا مگر وہ بھی صرف گریجوئیشن کی سطح پر۔

پروفیسر حتّی کے خیال کے مطابق اسلامیات اور عربی زبان کے رواج نہ پاسکنے کی بڑی وجہ یہی تھی کہ یہاں کے باشندوں کو اسلام کے خلاف تعصّب تھا اور اس کے علاوہ یہاں کے لوگوں کو اپنے نسلی تفوّق اور ذہنی برتری پر بھی اس قدر فخر تھا کہ وہ اپنے کلچر کے سوا دوسرے لوگوں کے علم اور کلچر کے مطالعہ کو بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اِن وجوہات کی بناء پر امریکی تاریخ میں ایسے دَور بھی گزرے ہیں جب عربی یا اسلامیات کا مطالعہ کرنے والے طالبعلم کے بارہ میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس کے دماغ میں کوئی نقص ہے۔ دوسری جنگِ عظیم نے امریکہ کو ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کر دیا جس کی وجہ سے اسے ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ دیگر اقوام کے خیالات اور نفسیات سے واقف ہو اور بالخصوص مسلمانوں کی تہذیب و تمدن اور روایات سے۔ اس کے نتیجہ میں جنگ کے دَوران میں ہی امریکہ کی کئی یونیورسٹیوں میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کو نصاب میں داخل کر دیا گیا اور اُس وقت سے امریکہ میں شعوری طور پر

یہ احساس پیدا ہوا کہ یہاں کے لوگ اسلامیات کے مختلف گوشوں سے تعارف پیدا کریں اور اسلامی ثقافت و تمدن کا مطالعہ کریں نیز ان مسائل کو بھی اپنے زیرِ مطالعہ لائیں جو آجکل عالمِ اسلام کو درپیش ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ سب سے پہلے ۱۹۴۷ء میں پرنسٹن یونیورسٹی نے اس کی طرف توجہ کی اور اس کے بعد مشی گن یونیورسٹی اور پھر ہاورڈ اور کولمبیا یونیورسٹیوں نے اسے اپنایا اور اپنے ہاں عربی اور اسلامیات کے سیکشن جاری کئے۔ اس کے بعد کیلے فورنیا، لاس اینجلیز کی یونیورسٹیاں بھی اس پروگرام میں شامل ہوگئیں۔

اسی طرح کینیڈا میں Megill University نے ۱۹۵۲ء میں ایک ادارہ قائم کیا جس میں مذہب اسلام کے متعلق خاص طور پر تحقیقات کی جاتی ہے۔ اس وقت امریکہ میں تقریباً بیس یونیورسٹیاں ایسی ہیں جہاں عربی زبان کے علاوہ اسلامی علوم، تاریخ اسلام، اسلامی قانون، اسلامی فلسفہ وغیرہ علوم سے متعلق اعلیٰ پیمانے پر تعلیم کا انتظام ہے اور ان تمام مضامین میں ایم۔ اے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں دی جاتی ہیں۔ اس بارہ میں پروفیسر حتی لکھتے ہیں:۔

"وقت قریب آرہا ہے جبکہ امریکہ کی کوئی یونیورسٹی ایسی نہیں ہوگی جس میں اسلامیات سے متعلق تعلیم اور ریسرچ کے مواقع و اسباب موجود نہ ہوں جن میں یہ کچھ نہیں ہوگا وہ اپنے آپکو قابلِ فخر قرار نہیں دے سکیں گی۔"

(پاکستان ڈائری بحوالہ طلوع اسلام ۳ ستمبر ۱۹۵۵ء)

اب خدا کے فضل سے امریکنوں میں اسلام کے متعلق کتابیں لکھنے کا رجحان ترقی کر رہا ہے اور اُن کے رویّے میں پہلے کی نسبت بہت تبدیلی آچکی ہے۔ اور اب جو کتابیں وہ لکھ رہے ہیں اُن میں اسلام کے متعلق اُن کا رویہ ہمدردانہ ہے۔ چنانچہ ایک عیسائی محقق کا مضمون امریکن رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ کی جون ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں Islam The Misunderstood Religion کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت سے مصنفین نے اسلام پر کتب لکھی ہیں جن میں سے بعض کتب کے نام یہ ہیں:۔

(۱) Islam by Johan Alden william 1961

(2) Understanding of "Islam, By James Kritzee. 1960

(3) Islam and the west - By Philip. K. Hitti - 1962

(4) The call of Minaret. By Keneth Cragg. 1956

(5) Islam the Straight Path - By Kenth W. Morgan

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس وقت جماعت احمدیہ کے چار مبلغ امریکہ میں تبلیغِ اسلام کے کام میں مصروف ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کی کوششوں سے اب تک خاصی تعداد میں امریکن حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے والے یہ مسلمان خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص اور اسلامی احکام پر عمل کرنے والے ہیں اور باقاعدہ جماعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ جماعتی اجلاسوں میں شریک ہوتے ہیں اور اشاعتِ اسلام کے لئے چندہ بھی دیتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کے علاوہ مسلمانوں کی اَور بھی بہت سی جماعتیں ہیں۔ واشنگٹن میں سب سے اہم اسلامک سنٹر ہے جس کی تعمیر میں تمام اسلامی ملکوں نے حصہ لیا ہے۔ اس تبلیغی سنٹر کے متعلق ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم ڈائریکٹر ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور جنہیں متعدد مرتبہ امریکہ جانے کا موقع ملا اور جنہوں نے وہاں کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا، لکھتے ہیں:۔

"سب سے زیادہ عظیم الشان مسجد واشنگٹن میں بنائی گئی ہے جو تمام اسلامی مملکتوں کے چندے سے بنی ہے، اس کو اسلامک سنٹر کہتے ہیں۔ اِس سنٹر پر غالباً ایک ملین ڈالر سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی نہ باقاعدہ نماز کا انتظام ہے اور نہ اسلام کے متعلق تعلیم و تلقین اور تبلیغ کا کوئی ادارہ ہے۔ بس ایک بے رُوح خوبصورت جسم ہے۔ تعجب ہے امریکہ میں رہتے ہوئے بھی مسلمان عیسائیوں کے دینی اداروں سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتے کہ وہاں کس قدر اعلیٰ درجہ کی تنظیم اور تعلیم کا انتظام ہے۔ کوئی صحیح جذبۂ دین ہے جو عمل کی صورت اختیار کر سکے اور نہ ہی کوئی معقول انسان ان مسجدوں کو ملتا ہے۔"

(ماہنامہ ثقافت ستمبر ۱۹۵۶ء)

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے یہی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے۔ جو تمام دنیا میں تبلیغ کے لئے عیسائیوں کی طرح مشنری بھیجتا ہے.....

.....اِس فرقے کے علاوہ دیگر علماء اور مُلّا فرقہ داری مناقشوں میں اُلجھے ہوئے ہیں یا اپنی ذاتی اغراض کے احاطے سے باہر قدم نہیں رکھتے۔ تمام عالمِ اسلامی میں سے دس بیس اہلِ دل بھی ایسے

نہیں مل سکتے جو امریکہ میں جا کر
اسلام کا کام کر سکیں۔ مُلّا جدید
تعلیم سے عاری ہے اور ہمارے
مغرب زدہ تعلیم یافتہ لوگ نہ
مسجدوں کی امامت پر آمادہ ہوتے
ہیں اور نہ تبلیغ و تعلیم کا کام کرنا
چاہتے ہیں۔"

(ماہنامہ ثقافت۔ ستمبر ۱۹۵۶ء)

امریکہ میں اس وقت ۱۶ مقامات پر باقاعدہ
جماعتیں قائم ہیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے
مخلص اور جوشیلے احمدی پائے جاتے ہیں۔ امریکہ
میں جماعتِ احمدیہ کو تبلیغِ اسلام کے کام میں جو
بھاری کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کا تذکرہ کرتے
ہوئے پاکستان میں امریکی سفارت خانے کا
ترجمان "پے نوراما" (Panorama) لکھتا
ہے:۔

"1,000 American
converted by
Ahmadiyya."

(۳ جنوری ۱۹۵۲ء ص۸)

یعنی امریکہ میں ایک ہزار نو مسلم جماعتِ
احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام میں داخل
ہوئے ہیں۔

یہ خدا کا فضل ہے کہ اب امریکہ میں عیسائیت
کی ناکامی کا آغاز ہو چکا ہے اور وہ دن دُور نہیں
جب یہ عظیم تر اعظم اسلام کی آغوش میں ہوگا۔

چند سال ہوئے ایک امریکن پادری نارمن وِنسنٹ پیل
(Norman Vincent Peal)
نے امریکہ میں عیسائیت کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے
مشہور عالم رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت
میں لکھا ہے:۔

"گزشتہ سال موسم بہار میں عوامی
رجحانات کا جائزہ لینے کا ایک
خاص اہتمام کیا گیا تھا اس کے نتیجہ
میں پتہ چلا کہ گرجوں میں حاضری روز بروز
گر رہی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ
ایسے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کا
زور روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے ان
کی تعداد پہلے کی نسبت دگنی سے
بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

ایک اور جدید رجحان یہ ہے
کہ بائیبل کو خدا کا مستند الہامی
کلام تسلیم کرنے میں پس و پیش سے
کام لیا جا رہا ہے۔ یہ محض ایک
دینی کتاب کے طور پر استعمال کی
جاتی ہے اور اس مُنہ بولتی تصدیق
کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی کہ
"خداوند کا فرمان یہ ہے" یقیناً
خداوند کا فرمان اور اناجیل وہ
بنیادیں ہیں جن پر پروٹسٹنٹ ازم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم ہے۔ جب یہ بنیاد ہی کمزور
ہو جائے تو پھر پوری عمارت کا
متزلزل ہونا لازمی ہے۔"

(بحوالہ انصار اللہ دسمبر ۱۹۶۲ء
صفحہ ۴۲-۴۳)

افریقن مشنز

برّاعظم افریقہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو جو کامیابی حاصل ہو رہی ہے اس کی آنکھوں دیکھی کیفیت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے گزشتہ سال احبابِ جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ اس برّاعظم میں اسلام کی تبلیغ کا جو عظیم الشان کام ہو رہا ہے ان سب کا اس مختصر سے وقت میں احاطہ مشکل ہے۔ بہرحال انتہائی اختصار کے ساتھ بعض موٹی موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔

مغربی افریقہ میں ہمارے مشن غانا، نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں ہیں۔ مشرقی افریقہ میں کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ میں قائم ہیں۔ جنوبی افریقہ میں بھی مشن قائم ہے لیکن ابھی تک بعض مشکلات کی وجہ سے وہاں کسی پاکستانی مبلغ کو نہیں بھجوایا جا سکا لیکن وہاں کی مقامی جماعت احمدیہ بڑے اخلاص اور جوش سے فریضۂ تبلیغ ادا کر رہی ہے۔ عیسائیت تقریباً پونے دو سو سال سے اس برّاعظم میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے اور اس نے اسلام کو یہاں نیست و نابود کرنے کی انتہائی کوشش کی مگر وہ اپنی ان کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے ذریعہ افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا آغاز کیسے ہوا۔ یہ بھی ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"مجھے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھیگا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقے کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمیں بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی خبر ہمیں ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے

ذریعہ ٹل سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ ٹل سکے۔ چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیئے۔ اس بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بیشک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور سامان بھی پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام زیادہ مستحکم ہوتا چلا گیا مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اُٹھیگا جو عرب پر حملہ کریگا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کریگا (نعوذ باللہ) میں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے اُسکے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اسکے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور بجائے اسکے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اسکی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ سے اس براعظم میں بڑی اہم جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کیلئے بھی ٹھوس خدمات سرانجام دی ہیں۔ اسوقت غانا میں ۲۸ سکول ہیں۔ نائیجیریا میں ۱۰ سکول اور سیرالیون میں ۲۱ سکول ہیں۔ سکولوں کا قیام ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا اعتراف ان ممالک کے رہنے والے خواص و عوام بھی کرتے ہیں۔ مصر کے ایک شہری جو مغربی افریقہ کا دورہ کر کے آئے انہوں نے جامعہ الازہر کے ترجمان مجلہ الازہر جولائی ۱۹۵۸ء کے شمارہ میں لکھا:۔

"ولهم نشاط بارز في كافة النواحي و مدارسهم ناجحة بالرغم من انّ تلاميذها لا يدينون جميعاً بمذهبهم۔"

یعنی جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی طور پر کامیاب ہیں۔ انکے مدارس بھی کامیابی سے چل رہے ہیں باوجودیکہ انکے مدارس کے تمام طلباء انکی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔"

تمام مغربی افریقہ میں مسلمانوں کے سکول کھولنے کی ابتداء جماعت کی طرف سے ہی کی گئی اب بعض مقامات پر دوسرے مسلمانوں نے بھی سکول کھولے ہیں۔ سکولوں کے علاوہ مغربی افریقہ کے اکثر حصوں میں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں جماعت کی طرف سے اخبارات شائع کئے جا رہے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی ترقی اور بہبودی کیلئے ایک نمایاں خدمت سرانجام دی ہے اسوقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کو ایک اہم حیثیت حاصل ہے گو آبادی کے تناسب کے لحاظ سے احمدیوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں لیکن جب بھی مسلمانوں کی کسی خوبی کا ذکر ہو جماعت احمدیہ کو ہی پیش کیا جاتا ہے اور اگر مدارس کا ذکر ہو تو احمدی مدارس کو ہی بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ غرض ہر میدان میں جماعت احمدیہ کو ہی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تصور کیا جاتا ہے ✦

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کے ابتدائی ایام میں تو پرانا عہدنامہ ہی (جو کہ اُس وقت تک صرف عہدنامہ یا تورات ہی کہلاتا تھا "پرانا" تو وہ اُس وقت ہوا جب ایک نیا عہدنامہ وجود میں آگیا) عیسائیوں کی مذہبی کتاب تھی۔ اس کی تعلیم پر عمل کرنیکی کوشش کی جاتی تھی۔ حضرت مسیحؑ نے بھی تو اپنے حواریوں سے یہی کہا تھا کہ وہ قانون کو پورا کرنے آئے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب نیا عہدنامہ مختلف ادوار میں سے گزرتا ہوا عیسائیوں کے سامنے آیا تو پہلے تو اس کے بعض حصوں کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا جانے لگا اور بعض کو رد بھی کر دیا گیا لیکن آہستہ آہستہ جب اُس کی تشکیل آخری مراحل میں پہنچی تو اس کے ساتھ اتنی عقیدت کا اظہار کیا گیا کہ نہ صرف تورات کو بالائے طاق رکھ دیا گیا بلکہ نئے عہدنامہ کے ہر لفظ کو الہامی سمجھا جانے لگا۔ اور ایک عرصے تک عیسائی اس عقیدے کو اپناتے رہے کہ اس کا ہر لفظ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے لیکن وقت کسی کی طرفداری نہیں کرتا اور آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن وہ باتیں جو درست نہ ہوں اور جن کو غلط ہونے کے باوجود درست مانا جا رہا ہو اُن پر سے یوں پردہ اُٹھا دیتا ہے کہ لوگ حیران رہ جاتے ہیں کہ وہ غلط بات مانی ہی کس طرح جا رہی تھی۔ نئے عہدنامے کے الہامی ہونے کا عقیدہ آہستہ آہستہ کمزور ہونے لگا اور آخر کار بالکل ہی دلوں سے محو کر دیا گیا۔

اب اندازہ کیجئے جن لوگوں کو سچ مچ یا جھوٹ موٹ بھی یہ کہنے کا موقع نہیں ملتا کہ اُن کے پاس کوئی الہامی کتاب ہے وہ خود خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں یا اُنکے دل میں یہ کس طرح امید پیدا ہو سکتی ہے کہ کبھی نہ کبھی اللہ تعالیٰ اُن سے کلام کرے گا؟

یقیناً بہت سے عیسائیوں کو اِس بات کی زبردست خواہش ہو گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو اللہ تعالیٰ کی آواز سُن کر پہچانیں لیکن چونکہ ان میں الہام کا وہ تصور ہی نہیں رہا جو دل میں اللہ تعالیٰ کی آواز سُننے کی خواہش پیدا کر سکتی ہے اس لئے وہ خاموش ہیں۔ اور اگر دنیا میں سے کوئی ایسی خواہش کا اظہار کرے بھی تو تمام لوگ تعجب کا اظہار کرنے لگیں گے۔

اِس کے باوجود گاہے گاہے کسی نہ کسی عیسائی کی طرف سے اِس خواہش کا اظہار ہوتا ہی رہتا ہے چنانچہ حال ہی میں ایک کتاب شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی ہے جس کا نام Dialogues with Christ (مسیح سے گفتگو) ہے۔ اس کا مصنف ایک رومن کیتھولک پادری ہے۔ اس میں وہ کہتے ہیں کہ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں ایک رات انہوں نے خواب میں بجلی کے کوندے سے دیکھے انہیں دیکھ کر انہیں خوشی بھی ہوئی اور ان پر خوف کا جذبہ بھی طاری ہو گیا، اُن کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور وہ چلّا اُٹھے "میرے خدا، تو مجھ سے بات کیوں نہیں کرتا"۔

یہ تھی اُن کی فطرت کی آواز۔ بے شک ایک دنیا اِس آواز کو دبانے کی کوشش کرتی ہے لیکن یہ آواز ہے کہ بار بار اُبھرتی ہے اور دلوں کو بیتاب کر دیتی ہے۔ موجودہ زمانے میں جبکہ بے قراری اور بے چینی ہر طرف پھیل رہی ہے اور پُرانی اقدار ایک ایک کر کے دھڑام سے گر رہی ہیں انسانی قلب پہلے سے بھی زیادہ تسکین کا متلاشی نظر آنے لگا ہے۔

اِسی ضرورت کے پیشِ نظر اللہ تعالےٰ نے اِس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ حضورؑ نے نہ صرف یہ دعویٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضورؑ سے کلام کرتا ہے بلکہ یہ دعویٰ بھی فرمایا کہ حضورؑ کے ذریعہ اسلام کی صحیح پیروی دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ سے ہمکلام کرا سکتی ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سیدالورٰی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی خارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسانِ کامل گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک امت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وہ مذہب کہاں ہے اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں! اگر انسان صرف ایسے مذہب کا پیرو ہو جس میں آسمانی رُوح کی کوئی ملاوٹ نہیں تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی رُوح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو۔ اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھُلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اسکے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کریگا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے۔ اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔"

جس پادری کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے اُن کا نام فادر گریگوئر لیمرسیر FATHER GREGOIRE LEMERCIER ہے۔ اپنی کتاب DIALOGUES WITH CHRIST میں انہوں نے فطرت کی ایک آواز کا بھی ذکر کیا ہے اور وہ انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کے حوالے سے لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا چھوٹا بھائی اللہ تعالیٰ سے شکوے کے رنگ میں یہ کہا کرتا تھا "اے خدا، اپنے دو بیٹوں کو دیکھ۔ پلوٹھا بیٹا یسوع اور دوسرا گریگوئر۔ ان دونوں میں اتنا فرق کیوں ہے؟" بات بھی درست ہے۔ کم از کم دونو کی انسانیت تو برابر ہونی چاہیئے یہ کیا کہ ایک انسانی شکل میں مجبور ــــ اور اتنا مجبور کہ اپنی پیدائش سے ہزاروں سال پہلے کسی شخص کی "غلطی" بھی اس کے سر مڑھ دی جائے اور اسے سراسر گناہگار قرار دیکر یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ یہ چاہے کتنے ہی اچھے اعمال کیوں نہ کرے نجات یافتہ نہیں کہلا سکتا۔ اور دوسرا ہو تو انسانی شکل میں ہی لیکن اتنا مختار کہ خدا کے برابر۔ ساری دنیا کا پیدا کرنے والا، سب کے گناہ معاف کرنے والا۔

اگر یسوع مسیح انسانی شکل اختیار نہ کرتے تو اور بات تھی لیکن وہ تو انسانوں کی شکل اختیار کر کے انسانوں میں پیدا ہوئے اور انسانوں ہی میں زندگی گزاری اور بظاہر تمام انسانی حوائج ان کو لاحق رہیں۔ پھر ان میں اور دوسرے انسانوں میں اتنا بڑا فرق کیوں؟ یہ فرق انسانی فطرت کو کچوکے دیتا ہے اور انہیں کچوکوں سے بے قرار ہو کر پادری گریگوئر کا چھوٹا بھائی اللہ تعالیٰ سے شکوہ کے رنگ میں یہ بات پوچھا کرتا تھا کہ یسوع مسیح اور گریگوئر میں اتنا فرق کیوں ہے۔

DIALOGUES WITH CHRIST کے مصنف بلجیم کے باشندے ہیں اور یہ کتاب حال ہی میں پیرس میں شائع ہوئی ہے۔ ۱۹۴۴ء میں یہ صاحب میکسیکو گئے تھے تاکہ وہاں ایک راہب خانہ جاری کریں۔ اُن کے ہمراہ اُن کے دو دوست بھی تھے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد دوسرے دونوں دوست رہبانیت سے تنگ آ کر راہب خانہ کو خیرباد کہہ گئے۔ ۱۹۴۹ء میں ان میں سے ایک اپنے چند ایک ساتھیوں کو لے کر راہب خانہ پر حملہ کرنے آ گیا۔ اگرچہ اس حملہ سے کسی حد تک نقصان تو ہوا لیکن جانیں سب کی محفوظ رہیں۔ فادر لیمرسیر نے پوپ سے دوبارہ اجازت

حاصل کر کے قریب ہی ایک نیا راہب خانہ کھول دیا۔ اس نئے راہب خانہ میں ہی ان کو وہ خواب آیا تھا جس کا اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے اور جس میں انہوں نے بجلی کے کوندے دیکھ کر کہا تھا کہ اے میرے خدا تُو مجھ سے بولتا کیوں نہیں۔

رہبانیت کے متعلق وہ شدّت سے اِس بات کے حامی ہیں کہ جو شخص راہب بننا چاہے اس کا نہایت گہرا نفسیاتی جائزہ لیا جانا چاہیئے۔ چنانچہ ان کے اصرار پر پوپ نے اِس بات میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے اور کچھ عرصہ ہُوا اِس سلسلہ میں تین نہایت اونچے درجے کے پادریوں کا ایک کمیشن بھی مقرر کیا گیا تھا جس کے ذمّہ یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ معلوم کرے کہ رہبانیت کی زندگی اختیار کرنے سے قبل نفسیاتی جائزہ ضروری ہے یا نہیں۔

اِن نفسیاتی جائزوں کی ضرورت غالباً اِس لئے بھی اب شدّت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے کیونکہ بہت سے کیتھولک پادری سارا عمر شادی نہ کرنے کا عہد استوار کرنے کے بعد اس زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں ——————

—————— اور اپنے کام سے استعفےٰ دے کر شادی شدہ زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب ایسی مثالوں کی اتنی بہتات ہو گئی ہے کہ یہ بات کیتھولک چرچ کے لئے ایک فوری مسئلہ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے ✣

(نسیم سیفی)

روانگی

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب قریشی جو ایک عرصہ تک انگلستان اور آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ اب تیسری بار بیرونی ممالک میں تبلیغ کے مقدس فریضہ کی انجام دہی کے لئے پانچ جولائی کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ اِس دفعہ آپ امریکہ تشریف لیجا رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں قیام کے دَوران (آئیوری کوسٹ سے واپسی کے بعد) آپ جامعہ احمدیہ میں مختلف مضامین کے پروفیسر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ اِس دَوران آپ نے فرانسیسی ترجمۃ القرآن کی نظرِ ثانی میں بھی قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔

مکرم قریشی صاحب موصوف پنجاب یونیورسٹی کے گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ آپ نے عربی کے ایم۔ اے کے امتحان میں ساری یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپ کو بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور امریکہ میں آپ کی کوششوں کے بہترین نتائج مترتّب فرمائے۔ آمین ✣

عہد نامہ جدید (انگریزی) میں ایک اور تحریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ۔ غانا)

بائیبل کو جس شکل و صورت میں اس وقت عیسائیت ہمارے سامنے پیش کرتی ہے اسے محض خدائی کلام کہنا حق و صداقت سے ناانصافی کے مترادف ہے۔ کیونکہ روزمرّہ کی تبدیلیوں، کمیوں اور زیادتیوں کی وجہ سے اس میں انسانی خیالات کا اس حد تک دخل ہو چکا ہے کہ اب اس کی کسی عبارت کو قطعی اور یقینی طور پر خدا تعالیٰ کا کلام قرار دینا امرِ محال ہے۔ جو ایڈیشن بھی اس کا شائع ہوتا ہے وہ پہلے سے مختلف ہوتا ہے اور اس میں تحریفِ لفظی اور معنوی نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

اِس تحریف کی تازہ مثال ہمیں عہد نامہ جدید کے اس ایڈیشن میں ملتی ہے جو ۱۹۶۳ء میں برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لندن کی طرف سے شائع کیا گیا ہے اور یہاں غانا میں سکولز کے طلبہ کو پڑھانے کے لئے تقسیم کیا گیا ہے۔

یہ یاد رہے کہ کا مسئلہ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قطعی اور یقینی دلائل کے ذریعہ ثابت فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر چڑھائے تو گئے تھے مگر وہاں سے زندہ ہی بیہوشی کی حالت میں اُتار لئے گئے۔ منجملہ ان دلائل کے جو آپ نے انجیل میں سے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش فرمائے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیبی موت سے بچاؤ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور درد بھری آواز میں اِن الفاظ میں دعا کی:۔

"اے میرے باپ اگر ہو سکے تو
یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی
نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو
چاہتا ہے۔" (متی $\frac{۲۶}{۳۹}$)

جس پیالہ کے دُور ہونے کے بارہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دُعا کی تھی وہ صلیب پر لعنتی موت تھی جو آپؑ کو سامنے نظر آ رہی تھی اور ایک نبی اللہ کے لئے ایسی موت کا تصوّر یقیناً تکلیف دہ اور پریشان کُن تھا جب کہ بائیبل کے یہ الفاظ بھی آپؑ کے سامنے تھے کہ "جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے۔" (استثناء $\frac{۲۱}{۲۳}$) لعنتی موت کا مطلب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں تھا اور آپؑ راندۂ درگاہ الٰہی تھے مگر خدا تعالیٰ نے آپؑ کی تضرعات کو سُنا اور آپؑ کو ایسی لعنتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت سے بچا کر ثابت کر دیا کہ آپؑ واقعہ میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور رسول تھے۔

اِس دعا کی قبولیت کا ذکر پرانے انگریزی عہدنامہ جدید میں اِن الفاظ میں ہے :-

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دُعائیں اور التجائیں کیں جو اُس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سُنی گئی۔" (عبرانیوں ۵/۷)

مگر اس مذکورہ بالا ایڈیشن میں اِن الفاظ کو مندرجہ ذیل تحریف سے بدل دیا گیا ہے :-

"اُس نے اپنی زمینی زندگی میں زور زور سے چلا کر اور آنسو بہا کر خدا کے پاس دُعائیں اور التجائیں کیں جو اُسے قبر سے بچا سکتا تھا اس کی دعا عاجزی اور انکساری کے سبب سے سُنی گئی۔"

اِس عبارت میں جس رنگ میں الفاظ میں تبدیلی کی گئی ہے اِس سے ہمیں سروکار نہیں، ہر پڑھنے والا خود اندازہ لگا لے گا لیکن الفاظ بدل کر معنی اور مطلب کو جس رنگ میں محرف و مبدّل کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے وہ عیسائیت کا ہی خاصہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ مسیحؑ نے صرف موت سے بچنے کے لئے ہی دُعا کی تھی جو سُنی گئی نہ کہ قبر سے بچنے کے لئے جس کا بظاہر کوئی مطلب بھی سمجھ نہیں آتا۔ صلیب پر لعنتی موت سے بچنے کے لئے دعا کرنا، اس کا سُنا جانا اور پھر واقعہ میں ایسی موت سے مسیح کا بچایا جانا یہ سب امور خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی، مسیح علیہ السلام کے مامور من اللہ ہونے اور یہود نامسعود کے ان کی کوششوں میں ناکام ہونے پر منتج ہوتے ہیں۔ لیکن مسیحؑ کا قبر سے بچنے کے لئے دعا کرنا اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں رکھتا۔ جب ایک دفعہ لعنتی موت واقع ہو گئی تھی تو اس کے بعد مسیحؑ کو قبر میں رکھا جاتا یا کسی اور جگہ اس سے کیا فرق پڑتا تھا۔ پھر انجیل سے یہ بھی تو ثابت ہے کہ مسیح کو صلیب سے اتار کر قبر میں ہی رکھا گیا تھا (متی ۲۷/۶۰) حالانکہ اس ایڈیشن کی رُو سے اس سے بچنے کے لئے آپؑ دعا کرتے رہے۔ اب یا تو یہ ماننا ہوگا کہ "اس کی دُعا عاجزی اور انکساری کے سبب سے سُنی گئی" کے الفاظ حقیقت پر مبنی نہیں یا پھر یہ قبول کرنا ہوگا کہ عیسائیت نے اپنے بچاؤ کی خاطر اور اپنے غلط نظریہ کو کہ مسیحؑ صلیب پر لعنتی موت مر گئے تھے سہارا دینے کے لئے "موت" کے لفظ کو "قبر" کے لفظ سے بدل دیا ہے۔ جو بھی صورت ہو عیسائیت کے لئے لمحۂ فکریہ پیدا کرنے کا موجب ہے کہ آخر کب تک وہ اپنے غلط عقائد اور خود ساختہ نظریات کی خاطر بائیبل کے الفاظ اور عبارات کو بدلتے جائیں گے ؟

شذرات

"اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی پاکستان کے ایک ہفت روزہ "عرفات" میں حال ہی میں ایک مضمون مقدس کتاب اور اُس کی اشاعت کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس کا بنگلہ سے اُردو زبان میں ترجمہ عبید اللہ صاحب مشرقی نے مغربی پاکستان کے ایک ہفت روزہ پرچے میں شائع کروایا ہے۔ اور اس پرچے میں اس مضمون کا عنوان "عیسائی اور مسلمان تبلیغی میدان میں" رکھا گیا ہے اس کے ایک دو اقتباسات پیش خدمت ہیں :-

"اب دیکھئے کہ ایک علاقائی اور خاندانی مذہب تو عالمی طور پر اپنی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے نہ صرف پروگرام بناتا ہے بلکہ ہر جگہ مصروفِ کار ہے، غلط تعلیمات اور باطل امور کی عوام کو دعوت دیتا ہے اور ہم ایک آفاقی نبی کی آفاقی تعلیم، عالمگیر اُمت اور عالمگیر رسول رکھنے والی اور عالمگیر کتاب "القرآن" کے عامل و حامل ہونے کے باوجود ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور اس کیلئے کچھ حرکت تک نہیں کر رہے ہیں حالانکہ عیسائیوں کے بڑے بڑے علماء قرآن کی صداقت کے خود معترف ہیں"۔

"یہ حقیقت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے اُسوۂ حسنہ بنا کر بھیجا گیا تھا اور ساتھ ساتھ گمراہی و ضلالت سے بچانے کے لئے قرآن جیسا نور ظاہر کیا تھا۔ آج جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اِس دنیائے فانی سے تشریف لیجا چکے ہیں اس مقدس کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اگر ہم اِس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو سکے اور لاپرواہی سے کام لیتے رہے تو ضرور قیامت کے دن خدا کے سامنے مسئول و جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ہمیں

چاہیئے کہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے قرآن اور سنّت کی اشاعت کے لئے جان تک کی بازی لگانے سے گریز نہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں اِن اقتباسات پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں لیکن ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ احمدیہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم ذمّہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی پوری پوری کوشش کر رہی ہے۔

نصرتِ خداوندی کی ایک جھلک

اللہ تعالیٰ کی خاص مدد کوئی ڈھکی چھپی چیز تو ہے نہیں کہ لوگوں کو نظر نہ آئے یہ اور بات ہے کہ بصیرت سے محروم لوگ اس کی کچھ اور ہی توجیہات کرنے لگیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نتائج ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن حالات میں اسلام کی ترقی کا دعویٰ کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس سلسلہ میں کی گئی پیشگوئیوں کے متعلق فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بتایا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ پیشگوئیاں حرف بہ حرف پوری ہوں۔ لوگ ہنس دیئے تھے۔ عیسائی صاحبان تو اپنی طاقت اور ترقی کی رفتار پر اس قدر نازاں تھے کہ وہ کھلے کھلے الفاظ میں کہہ رہے تھے کہ آئندہ پچاس سال کے اندر اندر اسلام ختم ہو جائیگا اور عیسائیت کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرائیگا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کو اپنی خاص مدد سے نوازا۔ عیسائیوں کے وہ پچاس سال گزر گئے اور بجائے اسلام کے ختم ہونے کے عیسائیوں میں بددلی پھیلنی شروع ہوگئی اور انہیں نہ صرف یہ کہ اپنے خدا کی طرف سے مدد ملنے کا یقین نہ رہا بلکہ انہوں نے صاف صاف الفاظ میں کہنا شروع کر دیا کہ "خدا مر چکا ہے"۔ یعنی ان کے تصوّر میں جو خدا تھا وہ مر چکا ہے۔ ان کی شکست کی اِس سے بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے۔

جہاں تک ان کی ظاہرہ کوششوں کا تعلق ہے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوششوں سے کئی ہزار گنا بڑھ کر ہیں لیکن اس کے باوجود ڈنکا اسلام کا ہی بج رہا ہے، تبلیغ اسلام ہی کی کامیاب ہو رہی ہے، لوگ دھڑا دھڑ حلقہ بگوشِ اسلام ہی ہو رہے ہیں۔

کوششوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حال ہی میں ایک مسلمان ہونے والے پادری کا بیان سُنیئے۔ روزنامہ "جنگ" کراچی نے اپنی ۱۴ جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں اپنے نامہ نگار رشید جالندھری کا سابق جان جوزف (حال محمد یحییٰ) کا انٹرویو شائع کیا ہے۔ اس انٹرویو کی روداد کی آخری سطور ملاحظہ فرمائیں:۔

"انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس وقت پورے پاکستان میں چھ ہزار سے زیادہ چرچ، آٹھ سو سے زیادہ کالج، ڈیڑھ ہزار سے زیادہ

مشنری سیکنڈری سکول، پانچ ہزار سے
زیادہ مشنری پرائمری سکول، گیارہ ہزار
سے زیادہ مشنری ڈسپنسریاں، میٹرنٹی
ہوم اور بڑے بڑے شفاخانے موجود
ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک سوال کے جواب میں انہوں نے
بتایا کہ پاکستان میں کئی مسیحی جماعتیں کام
کر رہی ہیں۔ سب سے زیادہ کیتھولک، اس
کے بعد پاکستانی چرچ مشن سوسائٹی، سینتھ
ڈے، اسکاچ، پیٹی کاسٹ، چرچ آف
کرائسٹ، چرچ آف ہالینڈ، چرچ آف
جرمنی، چرچ آف انگلینڈ وغیرہ۔ ان سب
مشنریوں کی نگران سالویشن آرمی ہے جسے
مکتی فوج بھی کہتے ہیں جو ساری دنیا میں مشنریوں
کے کام پر اپنی نگرانی رکھتی ہے۔"

("جنگ" کا پرچہ جس سے یہ اقتباس لیا گیا ہے ہمیں برادرم
عبدالحمید صاحب ناز نے بھیجا جس کیلئے ہم انکے ممنون ہیں۔)

عیسائی مشنریوں، سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں کا
یہ اندازہ صرف پاکستان سے تعلق رکھتا ہے۔ دنیا
کے ہر ملک میں اسی طرح عیسائیت نے جال پھیلا رکھا
ہے بلکہ بعض جگہوں پر تو عیسائی مشنوں کو مختلف رنگوں
میں حکومت کی سرپرستی بھی حاصل ہے لیکن اس
کے باوجود چونکہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیریں اسوقت
اسلام کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور اسلام کی ترقی
کی ضامن بن چکی ہیں اس لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی
طرف سے کی گئیں کوششیں تھوڑی ہونے کے باوجود
خدا کے فضل سے زیادہ بہتر نتائج پیدا کر رہی ہیں۔
بعض علاقوں میں تو عیسائیوں نے شور مچا دیا ہے
کہ ایک عیسائی کے مقابلہ میں دس افراد حلقہ بگوشِ
اسلام ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ایام میں جب عیسائیوں
کے سب سے بڑے منادِ بلی گراہم نے افریقہ کا
دورہ کیا تھا تو عیسائی دنیا یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی
تھی کہ نہ صرف یہ کہ اُس کے کسی علاقہ میں پاؤں نہ
جم سکے بلکہ ہر جگہ اُسے ہزیمت اٹھانی پڑی اور
وہ اپنا سا منہ لے کر واپس امریکہ چلا گیا۔ سارے
افریقہ میں اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے
احمدی مبلغین ہی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے وہ جانباز سپاہی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
کی بے نظیر قیادت میں اسلام کے علمبردار تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ غیر چاہے سلسلہ
عالیہ احمدیہ کی ترقی کے متعلق کچھ بھی کہیں وہ اس
بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے
اور اس ترقی کی رفتار حیران کُن ہے۔ یہی تو
ہے نصرتِ خداوندی جو مامورین اور اُن کی
جماعتوں کے لئے ازل سے مقدر ہو چکی ہے ✱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "یہ سچی بات ہے
کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا
بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔"

نشیب و فراز

مری زندگی سے نہ کھیل تُو مری زندگی ترا راز ہے
ترا شوقِ جلوہ گری حیاتِ بشر کی وجہِ جواز ہے

یہ عجیب بات ہے حادثوں میں پنپ رہا ہے مرا جنوں
مجھے ہر قدم پہ پتہ چلا مری راہ اور دراز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرا سر ہو اور کسی کا در، مرا ہاتھ پھیلے کہاں کہاں
مجھے تُو بتا کہ ترے سوا مرا کون بندہ نواز ہے

جو سحر کے نُور میں ہے عیاں، شبِ تار میں ہے وہی نہاں
فقط اپنا رُوپ بدل کے وہ کئی طرح جلوہ طراز ہے

مرے ولولوں کی نہ پُوچھ اب، مرے سامنے ہے جہانِ نَو
جو تلاش میں ہو خلوص تو نہ نشیب ہے نہ فراز ہے

یہ جُھکی جُھکی سی جبیں تری، یہ رُکے رُکے سے ترے قدم
جسے دل سمجھتا رہا ہے تُو وہ نسیم ارضِ حجاز ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کے مرکبات

- اکسیر پائیوریا۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تکالیف کا شافی علاج۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ صرف۔
- مفید منجن۔ دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
- تریاقِ معدہ۔ معدہ اور پیٹ کے امراض کیلئے مفید دوا۔ پیٹ درد، بدہضمی، اپھارا اور قبض کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
- سرمہ ہمدرد چشم۔ کمزوریٔ نظر، آنکھوں سے پانی بہنا، خارش اور کرکروں کیلئے ازحد مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
- پیامِ نور۔ تلی اور جگر کا بڑھ جانا، ضعفِ جگر، ضعفِ ہضم، دائمی قبض اور خرابیٔ خون کو دور کرتا ہے۔ قیمت چار روپے۔
- حبوب مفید اٹھرا۔ مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مکمل کورس پندرہ روپے۔
- اکسیر اولادِ نرینہ۔ مرض اٹھرا اور اولاد نرینہ کیلئے بفضلہٖ کامیاب دوا۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے +

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ ٹیلیفون نمبر ۳۴

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ عمل

از

نسیم سیفی

سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

آپ کی تبلیغی کوششوں میں

یہ کتاب

انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی

سیفی برادرز ۱۴۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

تبلیغی ماہنامہ الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

ا۔ "رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

ب۔ "مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیکدل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ:۔ چھ روپے

مینجر الفرقان۔ ربوہ

کلامِ حسن رہتاسی

ربوۂ مکہ ہمارا اوّلیں مقصود ہے

قادیاں دارالاماں پھر ربوۂ موعود ہے

ربوۂ ثالث جو ہم کو حق تعالیٰ نے دیا

وہ یہی ہے نام جس کا ربوہ محمود ہے

ایک عظیم احمدی شاعر کا مجموعۂ کلام آپکی تشنگی دُور کر دیگا۔

مرتبہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض۔ قیمت دو روپے۔

سوونیئر ۲

فاروق۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

جس میں جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تحریر میں کشمیر کی جنگِ آزادی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں دیئے گئے ہیں جو ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

قیمت صرف ۳/- روپے

برہانِ ہدایت

مصنفہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر حیرت انگیز تبلیغی واقعات کا مجموعہ۔

قیمت صرف ۵/- روپے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

گرین لینڈ بک سنٹر۔ گول بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مومن کلاتھ ہاؤس

ہر قسم کے

دیدہ زیب کپڑوں کا مرکز

موسم گرما کے لئے پلین و پرنٹ

وائلیں اور لون خرید فرمائیں۔!

پروپرائٹر۔ سیّد محمد افضل شاہ خواجہ عبدالمومن

قریشی مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدین دفتر دوم

اِس یادگاری کتاب کی طباعت پر غور ہے

اِس میں وہ تمام مجاہدین ہونگے جن کا چندہ سنہ ۱۹۴۸ء سے سنہ ۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے وصول ہو گا۔

اسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے!

بیمار بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

عدم فائدہ پر ——— قیمت واپس

ایک ہزار مریض عورتوں کی مصدقہ دوا

سیپاٹون

یہ واسیلان الرحم، بندش حیض، درد سے آنا، زیادہ آنا، بانجھ پن، ورم رحم، اعصابی درد، باؤ گولہ کیلئے کامیاب دوا ہے سینکڑوں عورتیں اس سے صاحب اولاد بن چکی ہیں۔ کثرت اولاد سے پیدا ہونیوالی کمزوری کو دور کر کے چہرہ انار کی طرح سرخ بناتی ہے ہر موسم، ہر عمر اور ہر مزاج کیلئے یکساں مفید۔ آزمائش شرط ہے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک - ۵ روپے

ملنے کا پتہ

ایچ۔ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں ضلع گجرات)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بیرونی مشن شب و روز

تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں

تفصیلی کیلئے کتاب

OUR FOREIGN MISSIONS

کا مطالعہ فرمائیں

ایک کارڈ آنے پر یہ کتاب ہدیۃً آپ کی خدمت میں پیش کی جا سکتی ہے۔

مینجر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خانگی مسرّت کا سامان

جنسین

آج ہی خریدیئے

گولیاں بردست ٹانک ہیں کھا کر دیکھئے۔ قیمت پانچ روپے علاوہ محصول۔

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴

ڈاکخانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان

صداقت خود بخود کر دیتی ہے شہرت زمانے میں

اعلان

آپ نے

جادوگر لوگوں کے حیرت انگیز کارنامے تو ضرور سنے ہونگے مگر

کیا آپ نے جادو کا کوئی حیرت انگیز کمال دیکھا بھی ہے؟

حکیم چشتی صاحب کی ادویہ جادو اثر ہیں

آپ ان کے علاج کے کمال کو بچشم خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ

چشتیہ دواخانہ شیرو

ڈاکخانہ جام پور

ضلع ڈیرہ غازیخان

ویسٹ پاکستان